REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۳	۱۸ ہجرت ۱۳۲۸ ہش	۱۸ مئی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۱۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاؤں میں درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ بخار اور نبض بدستور ہیں دانتوں یں درد بڑھتی جارہی ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق یہ بیماری "نیورالجیا" ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس بیماری کا علاج معلوم ہو تو مہربانی کر کے تحریر فرمائیں۔

وزیر اعظم پاکستان کل دار الحکومت پاکستان میں پہنچ جائینگے

روسی ناظم الامور سے طویل ملاقات

طہران ۱۷ مئی۔ گذشتہ رات وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے وزیر اعظم ایران۔ دوسرے وزیروں۔ اسلامی ممالک۔ روس۔ برطانیہ امریکہ اور ہندوستان سے سفارتی نمائندوں کو قصر علائی میں کھانے پر مدعو کیا۔ کھانے کے بعد آپ نے روسی ناظم الامور سے طویل بات چیت کی۔ کل کا سارا دن آپ کا قصر شاہی میں گزرا۔ چار گھنٹے تک شاہ ایران سے مختلف سیاسی اسلامی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ وہاں سے آپ ایران کی فوجی اکیڈمی میں تشریف لے گئے۔ جہاں افسروں کی سالانہ کھیلیں ہو رہی تھیں۔ وہاں آپ نے سفارتی نمائندوں کے فوجی اتاشیوں کی سلامی قبول کی۔ تین گھنٹے کھیلوں کے بعد شاہ ایران نے انعامات تقسیم کئے۔ سارے مناظر کی فلمبندی کی گئی۔ روانگی سے پہلے شاہ ایران وزیر اعظم پاکستان اور راجہ غضنفر علی خان اکٹھے اکیڈیمی کے میدان میں پھرتے ہوئے کار تک پہونچے۔ سہ پہر کو طہران کی نسوانی جماعتوں کی طرف سے بیگم لیاقت علی خان کو دعوت چائے دی گئی۔

وزیر اعظم پاکستان آج معہ بیگم تخت طاؤس والے گلستان محل میں بھی تشریف لے گئے۔ دوپہر کا کھانا آپ نے شاہ ایران کی ہمشیرہ اشرف پہلوی کے ہاں کھایا۔ اسکے بعد برطانوی سفیر سے لمبی ملاقات کی۔ شام کا کھانا آپ نے وزیر دفاع مارشل امیر احمد احمدی کے ہاں کھایا۔ آپ کل بعد دوپہر دار الحکومت پاکستان میں پہونچ جائیں گے۔

آج آپ ایرانی عوام کے نام ایک پیغام نشر کر رہے ہیں۔

رشوت خور کلرک گرفتار

لاہور ۱۷ مئی۔ آج مسٹر اے ایم سعید مجسٹریٹ نے بر وقت چھاپہ مار کر سی وارڈ کے پکری ٹیکس کے کلرک محمد اشرف بٹ کو گرفتار کر لیا۔ ملزم نے عبد الخالق دوکاندار سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر وہ چند سکے بطور رشوت کے دے دیگا۔ تو وہ پکری ٹیکس کی رقم کم کر دے گا۔ دوکاندار نے اسکی اطلاع سپیشل پولیس کو کر دی۔ چنانچہ ایک پروگرام کے ماتحت سو روپے کے کرنسی نوٹ نمبر نوٹ کر کے عبد الخالق کو دے دیئے گئے۔ جونہی اس سے کلرک نے لے کر اپنی جیب میں ڈالا۔ مجسٹریٹ نے نمودار ہو کر تلاشی لینے کے بعد

وزیر خارجہ پاکستان کو خراج تحسین

قاہرہ ۱۷ مئی۔ مصر کے اخباروں نے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی بڑے شاندار الفاظ میں تعریف کی ہے۔ ایک موقر روزنامے "المصری" نے لکھا ہے۔ کہ آپ نے ریاست اسرائیل کو سلامتی کونسل کا رکن نہ بنانے کے سلسلے میں عربوں کے نظریئے کی وضاحت کرتے ہوئے جو شاندار تقریر کی ہے۔ وہ لائق صد تحسین و آفرین ہے۔ اور یہ تائید اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس نے عرب کے اسلامی ممالک کو ایک نہایت ہی پائدار اور مضبوط رشتے میں منسلک کر دیا ہے۔

دولت مشترکہ میں رہنے کی تجویز

پاس ہوگئی

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ آج ہندوستان پارلیمان کے اجلاس میں ہندوستان کے دولت مشترکہ میں شامل رہنے کے فیصلے کی توثیق ایک بھاری اکثریت نے کر دی۔ رکن اسمبلی مولانا حسرت موہانی نے آراء شماری کا مطالبہ کیا۔ جسے صدر نے مسترد کر دیا۔ اس سلسلے میں دو اور تحریکیں بھی پیش ہوئیں۔ جن میں سے ایک مسترد کر دی گئی۔ اور دوسری واپس لے لی گئی۔ سوشلسٹ پارٹی کے رکن مسٹر اشوک مہتہ نے حکومت کی تحریک پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کانگرس نے ہندوستانی عوام سے جو وعدے کئے تھے۔ حکومت کانگرس کا یہ اقدام ان کے منافی ہے۔ آپ نے کہا ہندوستان کے دولت مشترکہ میں رہنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ تیسری عالمگیر جنگ کی لپیٹ میں ضرور آجائے گا۔ کیونکہ دولت مشترکہ میں رہنے کی تائید کر کے اسنے اپنے آپ کو آئندہ جنگ میں طاقتوں کے ایک خاص گروہ کا ساتھ دینے کا پابند کر لیا ہے۔

ریاست رام پور کا نظم و نسق حکومت ہندوستان نے سنبھال لیا

مجلس قانون توڑ دی گئی۔ وزارتی ارکان مستعفی

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ آج ریاست رام پور کی مجلس قانون ساز کو توڑ دیا گیا ہے۔ وزارت کے ارکان بھی اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے۔ گو وہ ۳۰ جون تک ریاست کا کاروبار چلاتے رہینگے اس کے بعد یکم جولائی سے ریاست کا نظم و نسق حکومت ہندوستان اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ حکومت ہندوستان نے ریاست کے نظم و نسق کے علاوہ ریاستی فوجوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ایک عرصے تک ریاست کا نظم و نسق مرکزی حکومت کے تابع رہے گا۔ لیکن اسکے بعد ریاست کو صوبہ یو۔پی میں مدغم کر دیا جائیگا۔ اور رام پور کی حیثیت صرف ایک ضلع کی رہ جائے گی۔

ڈھاکہ ۱۷ مئی۔ آج پیرزادہ عبد الستار وزیر خوراک پاکستان نے مشرقی بنگال کی کابینہ کے ایک خاص اجلاس میں شرکت کی۔ اس تین گھنٹوں کی طویل نشست میں صوبے کی غذائی صورت حالات پر بحث و تمحیص ہوتی رہی۔

مشتاق احمد میئر بن گئے

لاہور ۱۷ مئی۔ آج لاہور کارپوریشن کے میئر کے انتخاب میں میاں مشتاق احمد چوہدری عبد الکریم کے مقابلے ایک ووٹ کی اکثریت سے میئر منتخب ہوگئے میاں مشتاق کو ۲۴ اور چوہدری عبد الکریم کو ۲۳ ووٹ ملے

ہانکاؤ کے انخلاء سے عارضی صدر مقام کانٹن میں ابتری

کانٹن ۱۷ مئی۔ (بی بی سی) ہانکاؤ سے سرکاری فوجوں کے انخلا کا حال سنکر کانٹن میں بے چینی بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ یہاں سے لوگ نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ واضح رہے کہ کانٹن ہانکاؤ کے جنوب میں پانچ سو میل دور ہے۔ کیونکہ ایک مقامی فوجی کمانڈر نے عوام کو بسہولت ادھر ادھر چلے جانے کا مشورہ دیا تھا۔ متعدد متمول چینی ہانگ کانگ کو چل پڑے۔ عام گاڑیاں کھچا کھچ بھری ہوئی جاتی ہیں بعض تارکین وطن نے پرتگالی مکاؤ کی طرف رخ کیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کانٹن چینی حکومت کا عارضی صدر مقام ہے اور نئی دفاعی لائن ابھی اس سے ۲۰۰ میل دور ہے۔

عام خیال کیا جاتا ہے کہ اب شائد حکومت کا صدر مقام چنکنگ کو بنا لیا جائے۔ تائی وان کو دار الحکومت بنانے کی تجویز گر گئی ہے۔ کل یہاں جنوبی صوبوں کے گورنروں کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جنوبی حصے میں متحدہ محاذ بنانے اور غذائی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

کمیونسٹ ریڈیو کے اعلان کے مطابق شنگھائی کے مغرب میں کمیونسٹ ریلوے سٹیشنوں کی ایک لائن پر قبضہ کر چکے ہیں۔ جن میں نانسنگ بھی شامل ہے۔ ریڈیو نے فنگین پر بھی قبضے کا دعوے کیا ہے۔ دوسری طرف کمیونسٹوں نے دریائے ینگسی کے جنوبی کنارے پر ہوکاؤ اور شانسی دار الحکومت سیان سے ۲۰ میل دور سان یوآن پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر سندھ اور جماعتیں

احباب کو معلوم ہوگا کہ گذشتہ دنوں حضور کی آنکھوں پر شدید حملہ ہوا تھا گو پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے لیکن بوجہ آنکھوں کی بیماری کے دھوپ کی برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس دفعہ حضور سندھ تشریف لے جاتے ہوئے حسب سابق جماعتوں سے ملاقات نہ فرما سکیں گے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روہڑی تک کوئی جماعت ملنے کے لئے نہ آئے۔

(اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

خریداران کتب کیلئے ایک ضروری اعلان

بک ڈپو قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ اہم کتب اس وقت سٹاک میں موجود ہیں اور اس کے علاوہ سلسلہ کی دیگر کتب بھی موجود ہیں جن کے متعلق احباب ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان سے دریافت کر سکتے ہیں امید ہے صرف مند احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

نوٹ:- اخراجات ڈاک و پیکنگ فی پیکٹ حسب ذیل ہیں۔ پہلی چھٹانک پر تین پیسے۔ اس کے بعد ہر چھٹانک پر دو پیسے۔ رجسٹریشن فیس بارہ آنے۔ پیکنگ دو پیسے فی پونڈ۔ ناظم جائداد قادیان

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

محترمی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی آنکھوں پر موتیا اتر رہا ہے۔ غبار دن بدن بڑھ رہا ہے اور اب تو سامنے کھڑے ہوئے آدمی کو بڑی مشکل سے پہچان سکتے ہیں۔ نیز پانچ روز سے انہیں بخار اور کھانسی ہو رہی ہے۔ رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ بزرگان جماعت درویشان قادیان خصوصاً اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ آپ کی شفا کے لئے اور درازیٔ عمر کے لئے درد دل کے ساتھ دعا فرمائیں۔

خاکسار (چوہدری) جمال الدین قادیانی کوچہ احمدیہ "دار البرکات" جانوٹ۔

لجنہ اماء اللہ کی تعلیم القرآن کلاس

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس امسال بھی "رتن باغ" لاہور میں لگے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہئے کہ فوراً اطلاع دیں کہ کتنی ممبرات کو اس کلاس میں پڑھنے کے لئے بھجوائیں گی جو ممبرات پڑھنے کے لئے آئیں ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کو قرآن مجید سادہ اور اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح آتا ہو۔ جو ممبرات پچھلے سال آئی تھیں وہ اس سال ضرور آئیں۔

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج احمدیہ مشن امریکہ کے اعزاز میں دعوت

آپ کچھ عرصہ کیلئے پاکستان تشریف لا رہے ہیں

شکاگو سے مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ امریکن احمدیوں کی طرف سے مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج امریکن مشن کے اعزاز میں الوداعی میٹنگ کی گئی۔ چوہدری صاحب عنقریب کچھ عرصہ کیلئے پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔

میٹنگ میں آپ کی قابل قدر تبلیغی خدمات کو سراہا گیا۔ اور آپ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرکز کے دیگر احمدی احباب کی خدمت میں السلام علیکم اور درخواست دعا پہنچانے کی درخواست کی گئی۔

درخواست دعا میں الف۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہی ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے میرا دل اور دماغ کی کمزوری کو دور فرمائے۔ آمین۔ شمیم افزا بنت شیخ محمد سعید صاحب لاہور

ظفر علی خانصاحب ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کے مفتی کا فتویٰ

"نبی مومن نہیں ہوتا" (اظہر امرتسری)

اظہر امرتسری نے ۱۵ مئی ۱۹۲۹ء کے زمیندار کی اشاعت میں لکھا ہے:۔

"سارا قرآن پڑھ جائیے کہیں نبی کو مومن نہیں کہا گیا۔ جہاں بھی مومن کا ذکر آیا ہے وہاں وہی شخص مراد ہوتا ہے جو نبی پر ایمان لا چکا ہوتا ہے" (اظہر امرتسری)

ہم قرآن کریم سے صرف تین آیات پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ (موسیٰ علیہ السلام) وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ○ (اعراف ۱۴۴)	۱۔ (ترجمہ) موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر جب ہوش میں آئے تو انہوں نے کہا پاک ہے تو۔ توبہ کی میں نے تیرے حضور اور میں مومنوں سے پہلا ہوں۔
۲۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ (یونس ۱۰۵)	۲۔ (ترجمہ) کہہ دے (اے نبی) اے لوگو اگر میرے دین کے متعلق شک میں ہو تو سنو۔ میں ان چیزوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم سوائے اللہ کے عبادت کرتے ہو۔ لیکن میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روح قبض کرتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں سے ہوں۔
۳۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ (بقرہ ۲۸۶)	۳۔ (ترجمہ) جو کچھ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا۔ محمد رسول اللہ اور دیگر مومنین اس پر ایمان لائے ہیں اور تمام (جن میں محمد صلعم بھی شامل ہیں) ملائکہ اور کتب الٰہیہ اور رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔

مسلمانو! ان آیات کو پڑھئے اور غور کیجئے کہ جو چوٹ ظفر علی خانصاحب کے مفتی اظہر امرتسری نے کی ہے۔ اس کی زد کہاں کہاں جا کر پڑتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

جس کے بظاہر اسباب دفاعی نظر آتے ہوں تو ہمارا فرض ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدہ پر حسن ظن رکھتے ہوئے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف نہیں کرتے تھے ان ظاہری اسباب پر اعتبار نہ کریں اور مذکورہ بالا عام اصول کے مطابق اس کو عام دفاعی جنگ کے سلسلہ کی ہی کڑی خیال کریں جس کی ابتداء ایران وروم نے کی۔ کیونکہ جہاں جہاں تک ان دونوں سلطنتوں کے پاؤں پھیلے ہوئے تھے وہاں وہاں ان کی قوت کو توڑنا فی الواقعہ ضروری ہو گیا تھا۔ تاکہ وہ واقعی خطرہ جو انہوں نے اسلام کے لئے پیدا کر دیا تھا وہ مٹ جائے۔

اس وقت ہم اس عہد کی تمام تاریخ کا جائزہ نہیں لے سکتے اور نہ اس مختصر مضمون میں ایسی تفصیلات کی گنجائش ہے۔ ایسی صورت میں مندرجہ بالا اصولوں کے مطابق ہر ایک مطالعہ کر سکتا ہے۔

صاحب مکتوب نے لکھا ہے کہ ہم کوئی ایسی مثال پیش کریں کہ کسی ایسے غیر مسلم ملک سے جنگ نہ کی گئی ہو جس نے تبلیغ اسلام کی راہ میں روک نہ ڈالی ہو یا حملہ نہ کیا ہو۔ اگر غیر جانبدار ممالک کے جواب میں ہم حبشہ کا ملک پیش کرتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب کا نظریہ درست ہو تو ضرور تھا کہ پہلے مسلمان نجاشی کی وفات کے بعد حبشہ پر حملہ ہوتا جو بہت قریب ہونے کے ساتھ تھا روم اور ایران کی نسبت بہت کمزور تھا۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جو عیسائی خاندان اس عہد میں حبشہ پر حکمران تھا۔ آج بھی وہی عیسائی خاندان اس پر حکمران ہے؟

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے دادا منشی نور محمد صاحب احمدی پاکپتن عارضہ بخار سخت بیمار ہیں بے چینی اور گھبراہٹ بہت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عاشق واقف زندگی حال دھنی پاک پتن (۲) ماسٹر محمد اشرف صاحب ۲ ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خورشید احمد اسرائیلی انسپکٹر بیت المال حلقہ گجرات۔ (۳) محمد عبد اللہ خان صاحب ولد منشی امیر محمد صاحب ساکن جوڑیاں متصل سیالکوٹ سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ مولانا بشیر احمد کنری کا سندھ (۴) خاکسار امسال بی۔ اے کے امتحان میں شرکت کر رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ بندہ کی شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خواجہ محمد شریف ارشد چکوالی ۲۴ لارنس روڈ لاہور

روزنامہ الفضل
۱۸ مئی ۱۹۴۹ء

عہد نبوت و خلافت راشدہ کی جنگیں

ایک دوست لکھتے ہیں:۔

"جناب نے اپنے مقالہ افتتاحیہ "کیا اسلامی نظام جبر سے قائم ہوا؟" مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء کے آخری پیرے میں فرمایا ہے۔ کہ "بلکہ اس لئے کہ ان نظامہائے باطل نے تلوار سے اسلام کو مٹا دینے کی پہلے کوششیں کیں" یہ درست ہے۔ لیکن جماعت اسلامی کے رکن کہتے ہیں۔ کہ بات اسلامی تاریخ سے ثابت نہیں۔ بلکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جن فتوحات کے لئے تلوار اٹھائی۔ وہ دفاعی جنگ کے لئے نہ تھی۔ بلکہ کفر کو مٹانے کے لئے تھی۔ ورنہ تاریخ سے ثابت کیا جاوے کہ خلفائے راشدہ اور ان کے بعد عرب ممالک۔ ایران۔ روم۔ سپین میں جو فتوحات ہوئیں۔ ان کی ہر ایک جنگ کی ابتداء غیر مسلموں نے کی۔ یا کوئی ایسا فعل کیا۔ جس سے مسلمانوں کو تلوار اٹھانی پڑی۔ چونکہ عوام تاریخ اسلامی سے ناواقف ہیں۔ اس لئے فوراً ان کے پھندے میں آجاتے ہیں۔ کیا آپ اتنی زحمت گوارا نہیں فرمائیں گے۔ کہ کم از کم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانے کی جنگوں کی ابتداء غیر مسلموں کی جانب سے ثابت فرماویں۔ تاکہ تمام احمدی احباب الفضل کے ذریعہ اس مسئلے سے واقف ہو جاویں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسی مثال ہو۔ کہ کسی ایسے غیر مسلم ملک سے جنگ نہ کی گئی ہو۔ جس نے اسلام کی تبلیغ کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالی ہو۔ یا کم از کم غیر طرفدار رہا ہو۔"

عرض ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا تھا۔ اس کا اطلاق عہد نبوت اور عہد خلافت راشدہ پر ہوتا ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد بادشاہی شروع ہو گئی تھی۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس عہد میں جو کچھ ہوا۔ اس کا حقیقی اسلام بلکل ذمہ وار نہیں ٹھیرایا جاسکتا۔ باقی رہا عہد نبوت و خلافت راشدہ۔ تو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ سب سے پہلی چیز جس پر ہماری نظر جانی چاہیئے۔ قرآن کریم ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ آپ کا خلق قرآن کریم تھا۔ پھر تمام محدثین علیہم الرحمۃ کا اس بات پر اجماع ہے۔ کہ جو حدیث قرآن کریم کے خلاف ہو۔ وہ قابل قبول نہیں ہے۔ اور تاریخ کا درجہ تو احادیث سے بہت نیچے ہے۔ اگر جماعت اسلامی کے افراد اپنا نظریہ کہ محض کفر کو مٹانے کے لئے بھی پر امن نظامہائے باطل پر تلوار سے حملہ کیا جاسکتا ہے ثابت کرنا چاہتے ہیں تو ان کو چاہیئے۔ کہ پہلے یہ اصول قرآن کریم سے ثابت کریں۔

جہاد فی سبیل اللہ کا مسئلہ اتنا اہم ہے۔ کہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے باقی اصول تو اس کے متعلق قرآن کریم میں بالوضاحت بیان فرما دیئے ہوں۔ مگر یہ اصل جس کو جماعت اسلامی نے جہاد فی سبیل اللہ کا بنیادی اصول بنا لیا ہے۔ اس کا اس میں کوئی ذکر اذکار نہ ہو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرات ابوبکر صدیق و عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہم یا دوسرے خلفائے راشدین کس طرح قرآن کریم کے خلاف عمل کر سکتے تھے۔ اگر اسلامی جماعت والے اپنا نظریہ قرآن کریم سے ثابت نہیں کر سکتے۔ تو ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ تاریخ ان کو کس طرح مدد دے سکتی ہے۔

لفرض محال اگر تاریخ سے جو ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ ثابت نہ ہو سکے۔ کہ کسی خاص لڑائی میں دفاعی جنگ کے لئے تلوار نہیں اٹھائی گئی تھی۔ تو اس سے یہ نتیجہ کس طرح برآمد کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ لڑائی اس نظریہ کے مطابق ہوئی تھی۔ جو مودودی صاحب نے پیش کیا ہے اور جو یہ ہے۔ کہ کفر کو مٹانے کے لئے تھی۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دفاعی جنگیں بھی کفر کو مٹانے کے لئے ہی کی گئیں تھیں۔ جو لوگ اسلام کو تلوار سے دبا دینا چاہتے تھے۔ وہ لا اکراہ فی الدین کے منکر تھے۔ ان کا مقابلہ کرنا اس قسم کے کفر کو مٹانا ہی سمجھا جائے گا۔

ہمیں جس بات پر اعتراض ہے وہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے نزدیک "تلوار سے پر امن نظامہائے باطل پر حملہ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ سو یہ نظریہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور جس طریقہ سے اسکو قرآن کریم سے ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ سراسر غیر منصفانہ ہے۔ مثال کے طور پر ہم مندرجہ ذیل آیات پیش کرتے ہیں۔ ان آیات میں جہاد فی سبیل اللہ کے بعض بنیادی اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ کی راہ میں ان کے مقابلہ میں لڑو۔ جو تم سے لڑتے ہیں۔ مگر زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جہاں کہیں وہ تمہارے سامنے آئیں ان سے لڑو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے۔ تم ان کو وہاں سے نکال دو۔ کیونکہ فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔ اور ان سے مسجد الحرام کے پاس اس وقت تک نہ لڑو۔ جب تک وہ خود اس امر پر مسابقت نہ کریں۔ اگر وہاں بھی لڑیں تو تم بھی لڑو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔ لیکن اگر وہ باز آجائیں۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ غفور الرحیم ہے۔ اور ان سے اس وقت تک لڑو۔ کہ فتنہ نہ رہے۔ اور دین اللہ تعالےٰ کے لئے ہو جائے۔ پھر اگر باز آجائیں۔ تو سوا ظالموں کے گرفت نہیں ہوگی۔ عزت والے مہینہ کے بدلہ میں عزت والا مہینہ اور تمام واجب الحفاظت چیزیں برابر کا بدلہ رکھتی ہیں۔ پھر جس نے تم پر زیادتی کی۔ تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی کہ انہوں نے تم پر کی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔ (بقرہ ۱۹۱ - ۱۹۵)

اب قرآن کریم کی ان مبین آیات میں سے مودودی صاحب صرف اتنا ٹکڑا الگ کر لیتے

تقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔

ظاہر ہے۔ کہ اگر اس ٹکڑے کو اپنے ماحول سے جدا کر لیا جائے۔ تو آدمی جس طرح کی عمارت چاہے اس پر تیار کر سکتا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب نے قرآن کریم کے جن ٹکڑوں پر اپنے نظریہ کی بنیاد رکھی ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ آپ لفظ فتنہ کو عام کر دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ تمام نظامہائے باطل فتنہ ہیں۔ اس لئے ان کو تلوار سے مٹانا اسلامی جماعت کا فرض ہے۔ اب اگر اس ٹکڑے کو اپنے ماحول میں رکھ کر پڑھا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ناممکن ہو جاتے ہیں۔ جو مودودی صاحب لیتے ہیں۔ اور آیات محولہ بالا آپ کے نظریہ کی دھجیاں اڑا دیتی ہیں۔ اور صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ اس ٹکڑے کا مطلب وہ نہیں ہے جو مودودی صاحب لیتے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک لا اکراہ فی الدین کی فضا پیدا نہ ہو جائے۔ اور دین کا اختیار کرنا یا نہ کرنا جبر پر نہیں بلکہ صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ان سے لڑتے رہو۔ جو تلوار کے زور سے اسلام کو دبا دینا چاہتے ہیں۔ جب وہ واقعی ایسا کرنا چھوڑ دیں۔ تو تم بھی فوراً اپنا ہاتھ روک لو۔

ہم نے یہ مثال اس لئے پیش کی ہے۔ کہ اس میں بعض بنیادی اصول جہاد فی سبیل اللہ کے اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اب جہاں بھی کفار سے جنگ کرنے کا حکم قرآن کریم میں ہوگا۔ وہ انہی اصولوں کی پابندی کے ساتھ ہوگا۔ جب تک وہاں خاص طور پر ان اصولوں کی تردید موجود نہ ہو۔ جماعت اسلامی والوں سے ہمارا مطالبہ اول تو یہی ہے۔ کہ وہ قرآن کریم سے اپنا اصول یا نظریہ ثابت کریں۔ اور کوئی آیت قرآن مجید سے دکھلائیں۔ جس سے ان کا اصول نکلتا ہو۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ اسکو اپنے ماحول میں رکھ کر آپ کے اصول کی تردید قرآن مجید کے اسی حصہ سے کر دیں گے۔

جب قرآن کریم سے مودودی صاحب کے نظریہ جبریہ کی صریح تردید ہوتی ہے۔ تو پھر تاریخ کا سہارا لینا جو محض ظنی چیز ہے۔ جس کا مرتبہ حدیث سے بہت کمتر ہے۔ کیا معنی رکھتا ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔ کہ تاریخ اس معاملہ میں بالکل خاموش ہے۔ اور اس سے حقائق پر بالکل روشنی نہیں پڑتی۔ لیکن تاریخی واقعات ان کے اسباب اور نتائج سمجھنے کے لئے بھی غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلی بات جو اہم ہے۔ وہ یہ ہے کہ عہد نبوت بعد عہد خلافت راشدہ میں جو بات بھی قرآن کریم کے خلاف ہوگی۔ اس کو رد کر دیا جائے گا۔ جب احادیث اس اصول کے مطابق رد کی جا سکتی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ تاریخی باتوں کو اس اصول کے پیش نظر مردود نہ سمجھا جائے۔

دوسری بات جو اس ضمن میں ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو جنگیں قیصر و کسریٰ یا ان کے مقبوضات کے خلاف عہد نبوت و خلافت راشدہ میں ہوئیں۔ ان سب کو ایک ہی سلسلہ کی مختلف تدریجی کڑیاں سمجھنا پڑیگا۔ اگر ابتداء ایران روم کی طرف سے ثابت ہو جائے۔ اور ثابت ہو جائے۔ کہ مسلمانوں نے دفاع کے لئے تلوار اٹھائی تھی۔ تو آخر تک تمام سلسلہ کو دفاعی سمجھا جائیگا۔ کیونکہ جس طاقت نے اسلام کو تلوار سے دبانے کے لئے ابتدا کی۔ جب تک اسکی وہ خطر انگیز صورت قائم رہے۔ اور خطرہ پیدا کرنے کے لئے زندہ رہے۔ اس پر مسلمہ جنگی اصولوں کے مطابق موقع کے لحاظ سے حملہ کرنا جارحانہ حملہ نہیں سمجھا جائیگا۔ بلکہ دفاع ہی کی ایک صورت تصور ہوگی۔ لیکن ہم اس اصول کو کھینچ کر ان نظاموں پر نہیں چسپاں کر سکتے۔ جنہوں نے عمداً اسلام کو تلوار کے ساتھ دبانے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ اور یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ چونکہ تمام نظامہائے باطل کبھی نہ کبھی اسلام کو تلوار سے دبانے کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ان کا قلع قمع جائز ہے۔ کیونکہ اسلام خیالی امکانات کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ وہ تو کہتا ہے کہ اگر واقعی خطرہ جاتا رہے۔ تو تم بھی تلوار ہاتھ سے رکھ دو۔ جہاں تک ہم نے اس عہد کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمیں یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جتنی بھی جنگیں خلافت راشدہ کے اختتام تک ایران و روم سے ہوئیں۔ ان ممالک سے مسلمانوں کو واقعی خطرہ رہا ہے۔ اگر مسلمان بڑھ کر ان کو شکست نہ دیتے۔ تو وہ ضرور مسلمانوں پر چڑھ آتے اور ان کا نعوذ باللہ نام و نشان مٹا دیتے۔

ہم نے اس عہد کی تاریخ کو جانچنے کا ایک عام اصول بیان کر دیا ہے۔ اس عہد کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والا اگر اس عام اصول کو مدنظر رکھیگا۔ تو عرب ممالک ایران۔ روم اور سپین کی فتوحات کے اسباب یقیناً قرآن کریم کی محولہ بالا آیات کی روشنی میں صحیح اور جائز ثابت ہوں گے۔ اب اگر مخالف اس عہد کی کوئی ایسی جنگ کا حوالہ دے

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

مساواتِ اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

(از سیرت خاتم النبیین حصہ سوم جزو اول مصنفہ حضرت بشیر احمد صاحب ایم اے)

(۳)

مجلسوں میں مل کر بیٹھنے کے متعلق بھی اسلام یہی سنہری تعلیم دیتا ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر کوئی بڑا شخص بعد میں آئے تو کسی چھوٹے شخص کو اٹھا کر اس کی جگہ اس کو دیدی جائے چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ اٰخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔ (بخاری کتاب الادب)

یعنی "آنحضرت صلعم اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اس لئے اٹھایا جائے کہ تا اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص بیٹھ جائے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر جگہ تنگ ہو اور زیادہ آدمی آجائیں تو سب سمٹ سمٹ کر آنیوالوں کے لئے جگہ نکال دیا کرو۔"

یہی اصول نمازوں کے موقعہ پر مسجدوں میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جہاں کسی شخص کے لئے کوئی جگہ ریزرو نہیں ہوتی۔ اگر ایک خادم پہلے آتا ہے تو وہ پہلی صف میں جگہ پائے گا اور اگر ایک آقا پیچھے پہنچتا ہے تو وہ آخری صف میں بیٹھے گا۔ غرض خدا کے گھر میں امیر و غریب۔ خادم و آقا۔ حاکم و محکوم طاقتور اور کمزور سب برابر ہوتے ہیں۔ اور کوئی امتیاز ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا تھا جس میں آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ اس طرح مل جل کر بیٹھتے تھے کہ بعض اوقات ایک اجنبی شخص کے لئے آپ کی مجلس میں اس بات کا جاننا اور پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا کہ آپ کون ہیں اور کہاں بیٹھے ہیں۔ (بخاری ابواب الہجرت)

خادم و آقا کے تعلقات

خادم و آقا کے تعلقات کا سوال بھی ایک بہت اہم سوال ہے مگر چونکہ اس سوال کے متعلق کتاب ہذا کے حصہ دوم (صفحہ ۲۰۰ تا ۲۳۶) میں مسئلہ غلامی کی ذیل میں اصولی بحث گذر چکی ہے۔ اس لئے اس جگہ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں صرف اس قدر اشارہ کافی ہے کہ خادموں اور غلاموں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بھی اسلام نے نہایت تاکیدی ہدایتیں دی ہیں۔ مثلاً آقاؤں کو ہوشیار کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ (دیکھو مسلم کتاب الامارۃ نیز مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۵)

یعنی "تم میں سے ہر شخص کو ہوشیار رہنا چاہئے کیونکہ اس کے ماتحت لوگوں کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا"۔

اور خادموں اور آقاؤں کی درمیانی خلیج کو اڑانے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

اِنَّ اِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔ (بخاری کتاب العتق)

یعنی "تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں۔ پس جب کسی شخص کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے خادم بھائی کو اس کھانے میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دے جو وہ خود کھاتا ہے اور اس لباس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دے جو وہ خود پہنتا ہے۔ اور اے مسلمانو! تم اپنے خادموں کو کوئی ایسا کام نہ دیا کرو جو انکی طاقت سے زیادہ ہو اور کبھی مجبوراً انہیں کوئی ایسا کام دینا پڑے تو پھر اس کام میں خود بھی ان کی مدد کیا کرو"۔

یہ حدیث جیسا کہ اس کے الفاظ اور اسلوب بیان سے ظاہر ہے ایک نہایت اہم اور اصولی حدیث ہے۔ اور "ان کی مدد کیا کرو" کے الفاظ میں یہ اشارہ بھی ہے کہ کام ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اگر وہ خود آقا کو کرنا پڑے تو وہ اسے اپنے لئے موجب عار سمجھے بلکہ ایسا ہونا چاہئے جسے خود آقا بھی کر سکتا ہو اور کرنے کو تیار ہو۔ گویا اس حدیث میں خادموں کے ساتھ حسن سلوک اور برادرانہ برتاؤ کی تلقین کے علاوہ یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ کسی مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ کسی کام کو اپنے لئے موجب عار سمجھے یا یہ خیال کرے کہ یہ کام صرف خادم کے کرنے کا ہے میرے کرنے کا نہیں۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم ہر قسم کا کام خود اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے اور کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے۔ (بخاری مسند احمد جلد ششم صفحہ ۱۰۶) یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اوپر کی حدیث میں جو خَوَل کا لفظ آیا ہے وہ عربی محاورہ کے مطابق نوکروں اور خادموں پر بولا جاتا ہے۔ اس طرح اس حدیث میں گویا ایک نہایت وسیع مضمون مدنظر رکھا گیا ہے۔ بہرحال اسلام نے آقاؤں اور خادموں کے تعلقات کو بھی بہترین بنیاد پر قائم کیا ہے۔

بیاہ شادی کے معاملات میں اسلامی تعلیم

بیاہ شادی کا سوال بھی تمدنی تعلقات میں خاص حصہ ہے مگر افسوس کہ دنیا داروں نے اس میدان میں بھی اپنے خیال کے مطابق مختلف حد بندیاں کر رکھی ہیں اور خیر طبقہ میں رشتہ دینے کو موجب ہتک سمجھا جاتا ہے۔ سو اس کے متعلق ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔ (بخاری کتاب النکاح)

یعنی "ایک عورت کے ساتھ چار خیالات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔ یا تو دولت کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کیا جاتا ہے اور یا حسن و جمال کی وجہ سے انتخاب کیا جاتا ہے اور یا اخلاقی اور دینی حالت کی بنا پر انتخاب کیا جاتا ہے۔ لیکن اے مرد مومن تو ہمیشہ بیوی کا انتخاب دینی اور اخلاقی بنا پر کیا کر اور ذاتی اوصاف اور ذاتی نیکی کے پہلو کو ترجیح دیا کر ورنہ یاد رکھ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلودہ رہیں گے۔"

یہ وہ مبارک تعلیم ہے جو نہ صرف مسلمانوں کے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے بلکہ ان کی نسلوں کو بھی دین و دنیا کی ترقی دینے کی بنیاد بننے کا بھاری ذریعہ ہے اور آنحضرت صلعم کا ذاتی نمونہ بھی اس معاملہ میں یہ ہے کہ آپ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ بنت جحش کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کے ساتھ کر دی تھی۔ اور اس معاملہ میں عربوں کے قدیم رسم و رواج اور خیالات کی قطعاً پرواہ نہ کی۔ اسی طرح خود آپ نے عربوں کی ہر معروف قوم میں شادی کی یعنی قریش میں بھی کی اور غیر قریش میں بھی کی۔ اور بنی اسرائیل میں بھی کی۔ اور عرب میں یہی قومیں آباد تھیں۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل کئی مسلمان اپنی قوم سے باہر شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ مثلاً ایک سید اس بات پر مصر ہوتا ہے کہ اس کی لڑکی صرف سید کے گھر جائے۔ اور ایک راجپوت کا اس بات پر اصرار ہوتا ہے کہ اس کی لڑکی صرف راجپوت کی بیوی بنے۔ اور ایک مغل اس بات پر ضد کرکے بیٹھ جاتا ہے کہ اس کی لڑکی صرف مغل لڑکے کے ساتھ بیاہی جائے اور اس طرح آنحضرت صلعم کی زرین تعلیم اور آپ کے مبارک اسوہ کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔

مرد و عورت میں حقوق کی مساوات

مساوات کی بحث میں مرد و عورت کی مساوات کا سوال بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یعنی جہاں آجکل ایک طبقہ عورت کو جوتی کی طرح اپنے پاؤں کے نیچے رکھنا چاہتا ہے تو وہاں دوسرا طبقہ اسے ایسی آزادی دینے پر تلا ہوا ہے کہ گویا وہ اخلاقی لحاظ سے بھی خاوند کی نگرانی سے باہر ہو گئی ہے اور یورپ کا ایک طبقہ اسلام کی طرف یہ تعلیم بھی منسوب کرتے ہوئے نہیں شرماتا کہ اسلام عورت میں روح تک کو تسلیم نہیں کرتا اور گویا وہ صرف حیوانوں کی طرح کا ایک جانور ہے جس کی زندگی اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ مگر قرآن شریف نے ان سارے باطل خیالات کی تردید فرمائی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے تو اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مرد و عورت اپنے اعمال کی جدوجہد اور ان کے نتائج کے حصول میں برابر ہیں اور سب کے اعمال کا نتیجہ یکساں نکلنے والا ہے چنانچہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ۔ (آل عمران رکوع ۲۰)

یعنی "اے لوگو! میں تمہارا خالق و مالک مولا میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ کیونکہ تم سب ایک ہی نسل کے حصے اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہو"

اور خاوند بیوی کے مخصوص حقوق کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ (سورہ بقرہ ع ۲۸)

یعنی "جس طرح خاوندوں کے بعض حقوق بیویوں کے ذمہ ہیں اسی طرح بیویوں کے بعض حقوق خاوندوں کے ذمہ بھی ہیں"

اس قرآنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ حقوق اور ذمہ واریوں کے معاملہ میں میاں بیوی برابر ہیں کہ کچھ پابندیاں خاوند کے ذمہ لگا دی گئی ہیں اور کچھ پابندیاں بیوی کے ذمہ لگا دی گئی ہیں اور دونوں اپنی اپنی ذمہ واریوں کے متعلق پوچھے جائیں گے۔

مگر چونکہ انتظامی لحاظ سے گھریلو زندگی کی باگ ڈور بہرحال ایک ہاتھ میں رہنی ضروری ہے اس لئے اس جہت سے قرآن شریف فرماتا ہے:۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ (سورۃ نساء رکوع ۶)

یعنی "گھریلو زندگی میں مردوں کو عورتوں پر امیر اور نگران رکھا گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فطری قویٰ میں مردوں کو فضیلت عطا کی ہے اور پھر عورتوں کے اخراجات کی ذمہ واری بھی انہی پر ہے۔ پس نیک بیویوں کو بہرحال اپنے خاوندوں کا فرمانبردار رہنا چاہئے"۔

لیکن اس انتظامی فرق کو ایک طرف رکھتے ہوئے آنحضرت صلعم بیویوں کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

خَیْرُكُمْ خَیْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُكُمْ لِاَهْلِیْ (بخاری کتاب النکاح)

یعنی "تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے۔ اور خدا کے فضل سے میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں"۔

(باقی)

پاکستان اور عربی زبان

پاکستان کی موجودہ آزادی عربی نصاب میں تبدیلی کا تقاضہ کرتی ہے

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ اسلام مقیم دمشق)

مشقی صحافت میں خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ پاکستان کے ارباب بست و کشاد عربی زبان کی تدریس و ترویج کے لئے کوشاں ہیں جہانتک پاکستان میں عربی زبان کی تعلیم کا تعلق ہے یہ تجویز من جمیع الوجوہ نتائج مفیدہ کی حامل ہے۔ مگر پاکستان کی حریت و آزادی اور عرب ممالک کے پڑوسی ہونے کی حیثیت سے عربی نصاب میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ پاکستان منصہ شہود پر آکر ایک مستقل حکومت بن چکا ہے۔ اور وہ دنیا کی سب سے بڑی سیاسی کمیٹی یو۔ این۔ او کا ممبر بھی ہے۔ دنیا میں پانچویں نمبر پر اس حکومت کا شمار کیا گیا ہے۔ اور پھر پاکستان سب سے بڑی اسلامی حکومت ہے۔ اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ عربی زبان کے تعلیمی نصاب میں ایسے طور پر تغیر و تبدل کیا جائے۔ جس سے نئی پود علوم مروجہ کی تحصیل کے ساتھ ساتھ انٹرنیشنل معاملات میں اپنی دماغی لیاقتوں و قابلیتوں کو بھی دکھا سکے۔

موجودہ نصاب

بلاشبہ پاکستان میں عربی زبان کی درسگاہیں موجود ہیں۔ مگر نصاب حاضرہ ایک آزاد مملکت کے طلباء کے لئے نہ صرف غیر مفید ہے۔ بلکہ طلباء میں ملال نفرت و بعد پیدا کرنے والا ہے۔ کیونکہ دلچسپی اور دلبستگی اس میں مفقود ہے۔ راقم پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری کا حامل ہے۔ اس لئے میں جو کچھ بھی تحریر کروں گا۔ وہ ذاتی تاثرات و احساسات کی بنا پر ہوگا۔ موجودہ نصاب عربی میں ذیل کی خامیاں پائی جاتی ہیں۔

(۱) نصاب حاضرہ میں ایسی کتب موجود ہیں۔ جن کی تدوین و ترتیب کئی سو سال پیشتر ہوئی۔ جبکہ قدیم دنیا موجودہ زندگی اور اس کے لوازمات سے کلیۃً مختلف تھی۔ اور صرف اسی زمانہ کے احوال مخصوصہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتب احاطہ تحریر میں لائی گئیں۔ اور آج یہ کتب جن کے دقائق کے لئے خاص توجہ اور بوجھ کی ضرورت ہے۔ وہ عرب ممالک کے مدارس میں تو کجا کتب خانوں میں بھی معدوم ہیں۔ اور عربی ادب کے اسلوب جدید و قدیم میں نمایاں فرق ہے۔

(۲) کتب قدیمہ میں ذہنی ترتیب اور تعلیمی اصول و قواعد کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اور اس قسم کی کتب دماغی و ذہنی ترقی کے لئے نہ صرف سم قاتل ہیں۔ بلکہ علم النفس کی رو سے حیات انسانی کے پروگرام میں پراگندگی و انتشار کا باعث ہیں۔

(۳) موجودہ عربی نصاب کا طالب علم ملکی اور قومی ترقی میں حصہ وافر نہیں لے سکتا۔ کیونکہ جو وسائل مندرجہ بالا خوبیوں کے حامل ہیں۔ وہ موجودہ نصاب میں مفقود ہیں۔ بلکہ مجھے یوں کہنا چاہیئے۔ کہ یہ کتابیں اس قسم کا شعور ہی پیدا نہیں کرتیں۔

(۴) موجودہ عربی کتب کے مطالعہ سے قوت استنتاج و استنباط پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ برعکس قدرے جمود کی حالت پیدا کرتی ہیں۔ جس کورس کے ذریعہ طالب علم استدلال اور استنباط جیسی خوبی حاصل نہ کر سکے۔ یقیناً ایسا طالب علم عملی میدان میں اپنے جوہر دکھلانے سے قاصر ہے۔ اور اسکی قوت عقلیہ و فکریہ میں روک۔

(۵) فطرت انسانی تنوع اور تجدد کا تقاضا کرتی ہے۔ اس لئے عربی ادب میں جدت پیدا کرنے کی لامحالہ ضرورت ہے۔ آج مصر لبنان و شام میں عربی ادب کی ایسی شاندار مفید کتب شائع کی جا رہی ہیں۔ جو معاشیات۔ اقتصادیات۔ اجتماعیات اور سیاسیات پر مشتمل ہونے کے علاوہ ادبی خوبیوں کی بھی حامل ہیں۔ مگر ہمارے ہاں وہی چھکڑا اور گڈا رینگتا ہوا جا رہا ہے۔ اور اس کا ہانکنے والا اونگھ رہا ہے۔ اور پھر افسوس کہ کسی طبقہ کی طرف سے عربی زبان کی اس کس مپرسی پر احتجاج نہیں کیا جاتا۔ نہ ہی اساتذہ کی طرف سے اور نہ ہی تلامذہ کی طرف سے حالانکہ حریت ضمیر ان حالات کا مقابلہ کرنے کی چلا چلا کر دعوت دے رہی ہے۔

(۶) موجودہ کورس طالب علم کو عملی میدان میں لانے سے قاصر اور مانع ہے۔ گذشتہ ایام میں میری ملاقات عبد الوہاب عزام بک پروفیسر فواد الاول یونیورسٹی مصر سے ہوئی۔ (آپ عبد الرحمن عزام پاشا جنرل سیکرٹری عرب لیگ کے چھوٹے بھائی ہیں) آپ نے پنجاب یونیورسٹی کے عربی نصاب کے متعلق یوں کہا۔ کہ یہ کورس آسان کو مشکل۔ قریب الفہم کو بعید الفہم اور دلچسپی کو نفرت و کراہیت سے بدلنے والا ہے۔

اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ عربی زبان کے نصاب میں ایسی خوبیاں پائی جائیں۔ جن کے ذریعہ طالب علم سہولت سے گفتگو کر سکے۔ اور تقریر کر سکے۔ نیز علوم مروجہ کے بارہ میں اپنے خیالات و اعتقادات کو پیش کر سکے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ نصاب کی چھان بین کر کے جدت نہ پیدا کی جائے۔ اور حکومت کی طرف سے بھی اس سلسلہ میں حوصلہ افزائی کی جائے۔ تا عربی زبان کے طلباء پاکستان کے لئے فخر و سرور کا باعث ہو سکیں۔

ہماری تبلیغی جدوجہد

رپورٹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۴۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نومبایعین میں سے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ ۱۳۸ اور احباب جماعتہائے احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۲۹ احمدی ہوئے۔ مبلغین اور احباب جماعتہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں:۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(انچارج بیعت ربوہ)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مولوی محمد منیر صاحب مبلغ	۱۰۰
چودھری عطاء اللہ صاحب مبلغ بنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۶
چودھری محمود احمد صاحب مبلغ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۱۰
مولوی احمد رشید صاحب مبلغ مالابار	۶
مولوی عبد اللطیف صاحب مبلغ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۱
مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سندھ	۷
قاضی محمد حنیف صاحب مبلغ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا	۱
مولوی احمد علی صاحب ناصر مبلغ چک شیرکا ضلع لائل پور	۱
مولوی بشیر محمد صاحب المعروف [illegible] مبلغ سنگو تارڑ ضلع شیخوپورہ	۴
مرزا حسام الدین صاحب مبلغ بستی دریام ضلع جھنگ	۱
سید علی اصغر شاہ صاحب مبلغ چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا	۱
جناب عبد المنان صاحب احمدی کیرنٹ [illegible]	۱
چودھری فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول بھکر ضلع میانوالی	۱
غلام باری صاحب سیف واقف زندگی	۳

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
ماسٹر خیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول [illegible]	۱
ڈاکٹر احمد دین صاحب پراونشل سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کنری (سندھ)	۱
جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد دکن	۱
محمد عبد اللہ صاحب پنشنر دفتر بیت المال	۱
مولوی شیر محمد صاحب سکرٹری تبلیغ جھوکے ضلع لائل پور	۲
ملک فتح محمد صاحب منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا	۲
چودھری محمد ابراہیم صاحب ڈنگہ ضلع گجرات	۱
ناظر حسین صاحب سیالکوٹی	۱
عبد الخالق صاحب لاڑکانہ (سندھ)	۱
چودھری عبد الخالق صاحب سیالکوٹ	۱
ملک غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈوری ضلع سیالکوٹ	۱
فضل الرحمن صاحب ٹیلر سیالکوٹ	۱
چودھری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ	۱
مولوی ولی محمد صاحب لائل پور	۱
عابدہ بیگم صاحبہ بنت چودھری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم	۲

موصیوں کے لئے اعلان

حسب ذیل مستورات کی وصایا منظور ہو گئی ہیں۔ سرٹیفکیٹ تیار ہیں۔ اپنا پتہ بھیجکر منگوا لیں۔

(۱) غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ چودھری غلام جیلانی خاں صاحب بیگم پور کھنڈھی ضلع ہوشیار پور (۲) احمد جان صاحبہ زوجہ عبد الستار خاں صاحب سرشوعہ ضلع ہوشیار پور (۳) امۃ المغفور بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبد الرحمن خاں صاحب کالا گڑھ ضلع ہوشیار پور (۴) امۃ السلام بیگم صاحبہ زوجہ شیخ افتخار الرسول صاحب گارڈ این۔ ڈبلیو۔ آر (۵) رحمت بی بی صاحبہ زوجہ دولت خان صاحب کی بیری ضلع گورداسپور (۶) حسین بی بی صاحبہ زوجہ ماسٹر وڈھاوے خان صاحب دار الفضل قادیان (۷) فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ خان محمد صاحب دار الفتوح قادیان (۸) ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں سعید احمد صاحب ملازم پولیس جالندھر (۹) خورشید خانم صاحبہ زوجہ ملک افتخار احمد صاحب کلانور (۱۰) سعیدہ صاحبہ بنت غلام رسول صاحب لٹھیکیدار قادیان (۱۱) طفیل بیگم صاحبہ زوجہ حکیم فضل محمد صاحب بیر سیال ضلع جالندھر (۱۲) عنایت بیگم صاحبہ زوجہ محمد عیسیٰ صاحب کوہاٹ (۱۳) محمد بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب ہمیانی ضلع گورداسپور۔ اس کے علاوہ عبد الحمید صاحب کی منکوحہ بھی اپنا پتہ بھیجکر اپنا سرٹیفکیٹ منگوا لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر ان کے متعلق کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۰۵۵۷ :- میں محمد یوسف ولد بابو غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کلرک ریلوے عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن برٹش ایسٹ افریقہ نیروبی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ ۳۰۰/- شلنگ پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس میں کوئی کمی و بیشی ہو۔ تو اس کی اطلاع انشاء اللہ دیتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں بوقت وفات میری جو جائداد بھی منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: محمد یوسف کلرک ریلوے K. U. R. Nairobi Kenya۔ گواہ شد: محمد عارف بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی۔ گواہ شد: نور الحق انور واقف زندگی مقیم نیروبی۔ گواہ شد: محمد اکرم خان غوری کرامین۔

وصیت ۱۰۵۸۳ :- میں چوہدری حیات محمد ولد چوہدری سردار صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن جہانو بھڈیار ڈاکخانہ چوبھر منڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ۲۷ کنال اراضی بارانی بلاشرکت غیری قیمتی ۳۶۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز بعد میری وفات کے اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن حقدار ہو گی۔ العبد: نشان انگوٹھا حیات محمد موصی۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری شکر الدین بقلم خود موصی۔

وصیت ۱۰۵۸۷ :- میں رحمت النساء بیگم بنت منشی فضل الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد صرف مندرجہ ذیل ہے زیور طلائی وزنی پانچ ماشہ۔ قیمت ۴۰/- اور نقد مبلغ یکصد چالیس روپے ۱۴۰/- ہے لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی۔ نیز اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ: رحمت النساء بیگم بنت منشی فضل الدین صاحب [illegible] ضلع لائلپور۔ گواہ شد: [illegible] والد موصیہ۔ گواہ شد: عطاء محمد صاحب چک [illegible] ضلع لائلپور۔

وصیت ۱۰۵۹۰ :- میں شکر الدین صاحب ولد چوہدری میرداد صاحب قوم جٹ ساکن صابو بھڈیار عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء جنوری ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی ۲۷ کنال بارانی بلاشرکت غیری واقع موضع صابو بھڈیار قیمتی ۳۶۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد: شکر الدین ساکن صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری حیات محمد موصی نشان انگوٹھا۔

وصیت ۱۰۶۰۰ :- میں نثار احمد واقف ولد فضل الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر حال مدرسہ احمدیہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس اس وقت مبلغ یکصد چالیس روپے ۱۴۰/- ہیں۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جب آمد شروع ہو گی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات اگر میری کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی۔ نوٹ: میں ابھی طالب علم ہوں۔ العبد: نثار احمد واقف ابن منشی فضل الدین ۶۵۴ گ ب ڈاکخانہ لنڈیانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: فضل الدین حال مقیم ۔ گواہ شد: عطاء محمد صاحب حال مقیم۔

وصیت ۱۰۶۰۴ :- میں حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن طلا لوالہ حال بھوکنونڈ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف حق مہر مبلغ ۵۰۰/- پانصد روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ حق مہر مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی۔ الامۃ: حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد عبد اللہ خان حال بھوکنونڈ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد صاحب۔

وصیت ۱۰۶۰۶ :- میں رشیم بی بی زوجہ غوث محمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر پچاس ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بلوتولہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی زیورات ہیں۔ حق مہر خرچ کر چکی ہوں۔ صرف میرا لڑکا سلطان احمد مجھے سالانہ مبلغ ۸۰/- روپے دیتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ الامۃ: رشیم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری سلطان احمد پسر موصیہ۔

وصیت ۱۰۶۸۱ :- میں طالعہ بی بی زوجہ فیروز الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء سکنہ جھنڈا دھاریوال ڈاکخانہ ونجہ بہاڈنگ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:

کانٹے طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمتی ۵۰/-
انام طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمتی ۷۵/-
انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ قیمتی ۲۰/-
اور چاندی کی ہیٹریاں پچیس تولے ۲۵/-

حق مہر وصول پا لیا تھا۔ مگر خرچ ہو چکا ہے۔ کل ۱۷۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ الامۃ: طالعہ بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری سلطان احمد صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بلوتولہ ضلع سیالکوٹ۔

وصیت ۱۰۶۸۵ :- میں فاطمہ بی بی زوجہ غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بلوتولہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ دو صد روپیہ وصول شدہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ الامۃ: فاطمہ بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: سلطان احمد برادر موصیہ۔

وصیت ۱۰۷۰۵ :- میں سید احمد ولد چوہدری دلیلا صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء صحابی ساکن تلواڑہ ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی پچیس ۲۵ بیگھ چاہی واقعہ موضع تلواڑہ میں بلاشرکت غیری ہے۔ اور اندازاً تینتیس بیگھ اراضی واقعہ بدوملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں بلاشرکت غیری ہے۔ اس میں سے مبلغ ۱۲۰۰/- روپیہ کی اراضی واقعہ بدوملہی میں رہن ہے۔ قرضہ ہے۔ اس میں دس بیگھ بارانی اور پانچ بیگھ بنجر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: سید احمد ولد دلیلا نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: مستری دین محمد صاحب۔

وصیت ۱۰۷۰۷ :- میں سلطان احمد ولد غوث محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بلوتولہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے صرف زمینداری آمد پر گذارہ ہے۔ میں اپنی سالانہ آمد جو بھی ہوا کرے گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میری جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اگر وہ مل جائے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: سلطان احمد بقلم خود۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: مولوی غلام رسول امام الصلوٰۃ بلوتولہ ضلع سیالکوٹ۔

وصیت ۱۰۷۱۱ :- میں چوہدری عطاء محمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن مومن والی ڈاکخانہ تلونڈی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ جو بھی وہ موضع لسبر اور متصل قادیان مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اب میرا گذارہ زمینداری آمد پر ہے۔ جو کہ اندازاً سالانہ آمدنی مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر مشرقی پنجاب والی جائداد واپس مل گئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: چوہدری عطاء محمد احمدی سکنہ مومن والی ڈاکخانہ تلونڈی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری غلام محمد صاحب ضلع سیالکوٹ۔

وصیت ۱۰۷۱۴ :- میں چوہدری غلام محمد ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مومن والی ڈاکخانہ [illegible] ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے جو بھی مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اور اب زمینداری سالانہ آمدنی اندازاً ۲۵۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مشرقی پنجاب والی جائداد اگر واپس مل گئی تو اس پر بھی ۱/۱۰ والی وصیت حاوی ہو گی۔ العبد: غلام محمد بقلم خود۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: عطاء محمد ولد چوہدری محمد ابراہیم۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) کرومائٹ کے ذخائر کے لحاظ سے پاکستان دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ دھات فولاد کی تیاری میں کام آتی ہے۔ اور بلوچستان سرحدی صوبہ اور ریاست چترال میں پائی جاتی ہے۔

(۲) پٹ سن کے ذریعہ پاکستان کو تقریباً ۱۰۰ کروڑ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ اور پھلوں سے بھی تقریباً اتنی ہی آمدنی ہے۔

(۳) سرحدی صوبہ کی چار ریاستوں میں سے چترال اور سوات کا رقبہ چار ہزار میل۔ دیر کا ۳۰۰۰ مربع میل اور امب کا ۲۲۵ مربع میل ہے۔ آبادی ۵۱۸۳۰۰ ہے۔ علاقہ زیادہ تر پہاڑی ہے جہاں سرسبز اور زرخیز وادیاں ہیں۔

(۴) پنجاب یونیورسٹی نے مشرقی افریقہ اور دوسرے بیرونی ممالک کے مسلمان طلبہ کو سائنس اور نیشنل اور آرٹس فیکلٹی میں سو سو روپیہ کے تین وظیفے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

(۵) شاہی پاکستانی بحریہ کے کیڈٹوں نے جو پچھلے سال رائل نیول کالج ڈارٹماؤتھ میں ٹریننگ کے لئے بھیجے گئے تھے۔ شاندار ترقی کی ہے۔ یہ پاکستانی طلباء سیقاتی امتحان میں اول دوم رہے ہیں۔

(۶) غلہ، سونا اور تلہن کی برآمد ممنوع ہے۔ اس کے لئے پرمٹ نہیں دیئے جاتے۔

(۷) پریکٹس کرنے والے ڈاکٹروں کے لئے تھوڑی مدت کے تیاری کے کورس ہوسم خزاں میں لاہور میں جاری کئے جائیں گے۔

(۸) شہر سیالکوٹ کے چند بازاروں کے نام اہم قومی تاریخوں مثلاً "۳ مئی" "۱۴ ستمبر" پر رکھے گئے ہیں۔ جب اعلان آزادی ہوا تھا۔ ایک اور بازار کا نام "۲۳ مارچ" ہے جبکہ مسلم لیگ نے ... منظور کیا تھا ... وزیروں کے حقوق کی دفعہ۔

بعض بازاروں کے نام دنیا کے مشہور اہل علم مشہوروں اور دریاؤں کے ناموں پر ہیں۔

(۸) کناڈا براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے پروفیسر اے۔ ایس بخاری کو "پاکستان" پر ایک تقریر کرنے کی دعوت دی ہے۔ وہ اس پاکستانی وفد کے رئیس ہیں۔ جو ہائی فزیکل سینٹر کانفرنس میں شرکت کے لئے امریکہ گیا ہے۔

(۹) پنجابی مہاجرین کی مالیاتی کارپوریشن کا منظور شدہ سرمایہ تین کروڑ روپیہ ہوگا۔ جو حسب ضرورت وقتاً فوقتاً حکومت کی طرف سے مہیا کیا جائے گا۔

(۱۰) یکم جون ۱۹۴۹ء سے کراچی میں غلہ کا راشن ۲ سیر ۱۰ چھٹانک فی ہفتہ سے بڑھا کر تین سیر کر دیا جائے گا۔ ایک ہفتہ میں چاول تین سیر تک لیا جا سکے گا۔

(۱۱) کراچی کے چھوٹے چھوٹے ہوٹلوں کے لئے غلہ کے کوٹے مقرر کئے جائیں گے۔

(۱۲) پاکستانی اسکاؤٹس نے پاکستان پان پیسفک ریلی کے قیام کا فیصلہ کیا ہے جس کے تین حصے ہوں گے۔ جن کے نام آسٹریلیا کے مشہور دریاؤں اور جانوروں کے ناموں پر رکھے جائیں گے۔

کار ضبط ہو گئی۔!

لندن ۱۷ مئی۔ ایک آدمی پر جس نے موٹروں کے چار جوڑے ساحل سے لندن لے جانے کی کوشش کی تھی۔ نہ صرف ۱۵۰ پونڈ جرمانہ کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی کار کو بھی بحق تاج ضبط کر لیا گیا۔ کیونکہ اس نے غیر محصول شدہ سامان کو لے جانے کے لئے اس کار کو استعمال کیا تھا۔ (استقلال)

رشتہ داروں کے پتے مطلوب ہیں

راولپنڈی ۱۷ مئی: مشرقی پنجاب کے رہنے والے درج ذیل سابق فوجیوں کے وارث رشتہ داروں کے پتے نامعلوم ہونے کے سبب ان کی پنشنوں کے کاغذات "افسر انچارج ریکارڈز راجپوت رجمنٹل سنٹر فتح گڑھ یو پی (انڈیا)" کے پاس پڑے ہیں۔ یہ فوجی ۴۵-۱۹۳۹ء کی لڑائی میں کام آ گئے تھے۔ ان کے وارث رشتہ داروں کو چاہیئے۔ کہ مذکورہ دفتر سے خط و کتابت کریں۔ تاکہ ان کی پنشنوں کے معاملوں کا فیصلہ کیا جا سکے۔

رجمنٹل نمبر	عہدہ اور نام	گاؤں	ڈاکخانہ (مشرقی پنجاب میں سابقہ پتہ)	ضلع
۱۸۷	بہشتی سلیمان	کھیتواس	جھجر	رہتک
۸۵۵۴	سپاہی عبدالغنی	بھدور		ریاست پٹیالہ
۱۲۲۳۴	حوالدار علی محمد	صاحب پور	بٹالہ	گورداسپور
۱۳۱۵۲	نائک امیر دین	اجٹرام	اجٹرام	ہوشیارپور
۱۶۷۹۵	سپاہی وزیر علی	نشرن پور	بستی شیخ	جالندھر
۲۶۷۴۹	سپاہی انور خان	نانڈھاری	نانڈھاری	حصار
۲۸۵۱۸	سپاہی بشیر محمد	رنجیت گڑھ	دودھال	ریاست پٹیالہ
۳۳۵۱۳	ریکروٹ مسکین خان	پدھیرا	مکیریاں	ہوشیارپور
۳۶۳۴۸	سپاہی ولی محمد	بھالہ	سنور	ریاست پٹیالہ
۳۶۵۱۷	سپاہی سبحانہ	ساملو	جنگلانہ	ریاست جیند
۴۱۵۶۶	" غلام حسین	ٹلوڑا	ٹوانڈہ	گورداسپور
۲۹۲۸۰۰۹	" اسمٰعیل	جھولری	باہو	رہتک

ہندوستان میں وسیع پیمانے پر پٹ سن کی کاشت ہوگی

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند آئندہ پانچ سال کے اندر ۲ لاکھ پچھتر ہزار ایکڑ زائد زمین میں پٹ سن کی کاشت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس پلان کے تحت مغربی بنگال سب سے زیادہ۔ ایک لاکھ ایکڑ پیدا کرے گا۔ آسام۔ بہار اور اڑیسہ میں ۵۰ ہزار ایکڑ زمین میں پٹ سن کی کاشت کی جائے گی۔ مدراس جو پہلی بار پٹ سن پیدا کرے گا۔ بیس ہزار ایکڑ زمین میں کاشت کرے گا۔ کوچ بہار میں ۵ ہزار اور ٹراونکور میں ۲ ہزار ایکڑ زمین میں کاشت ہوگی۔ اس سکیم پر عملدرآمد کرنے سے سات لاکھ گانٹھیں اور حاصل کی جا سکیں گی۔ (ناوا)

جرمن مسلمان روسی علاقے سے بھاگ رہے ہیں۔

برلن ۱۶ مئی۔ جرمن کے روسی علاقہ سے جو پناہ گزین مغربی جرمنی پہونچ رہے ہیں۔ ان میں جرمن مسلمان نمایاں ہیں۔ اس کی اطلاع استار کے خاص نمائندے نے دی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اب مشرقی جرمنی میں بہت کم مسلمان باقی رہ گئے ہیں۔ جو مغرب کی طرف فرار ہونے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ ان کو روس بھجوا دیا گیا ہے۔ ان میں بہت سے مسلمان روسی ہیں۔ وہ جنگ سے قبل جرمنی بھاگ آئے تھے۔ کیونکہ وہ روس میں کمیونسٹ اقتدار کو برداشت نہیں کرتے تھے۔

اس صورت حال کا اظہار برلن میں مسلمانوں کی ایک راہنما اور یورپین مسلمانوں کی لڑکی اور بیوہ نے استار سے کیا۔ ان کا نام امینہ موسلر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ برلن میں چند ماہ ہوئے ان کے لڑکے کو روسیوں نے اغوا کر لیا۔ ایک رات کو جبکہ وہ شہر میں گھوم رہا تھا۔ تو اسکو پکڑ لیا گیا۔ اور آج تک پھر اس کا پتہ نہ چل سکا۔ ان کا خیال ہے کہ اسے مشرقی جرمنی میں پہونچا دیا گیا ہے۔ جب امینہ سے سوال کیا گیا۔ کہ روسیوں نے ان کے لڑکے کو کیوں اغوا کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کیونکہ وہ مسلمان تھا۔ روسی علاقے کے اور برلن کے روسی منطقے کے تقریباً تمام مسلمان مغربی علاقے میں بھاگ آئے ہیں۔ وہ روسیوں سے خوفزدہ ہیں۔ (استار)

امریکی افسر مشرق وسطی کے دورہ پر

عربوں سے قریبی تعلقات قائم کرنے کی کوشش

قاہرہ ۱۶ مئی۔ مشرق وسطی کے امور کے متعلق امریکی وزارت خارجہ کے مشیر مسٹر گارلینڈ ہاپکنس عرب ممالک کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ فلسطین کے حالیہ واقعات اور مسئلہ فلسطین کے متعلق امریکی پالیسی میں تبدیلی ہو جانے کے باوجود امریکہ اور عربوں کے درمیان دوستی اور مفاد کے بہت سے مضبوط رشتے باقی ہیں۔ جس جماعت کی میں نمائندگی کرتا ہوں۔ اس کا مقصد دونوں باشندوں کے درمیان قریبی تعلقات قائم کرنا ہے۔ میرے مشن کے دو فوری مقاصد ہیں۔ پناہ گزینوں کی حالت کا معائنہ اور عرب امریکی دوستی بڑھانے کے طریقے معلوم کرنا

اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ پناہ گزینوں کی امداد کے لئے جو روپیہ دیا گیا ہے۔ اس کی نصف رقم امریکی حکومت نے دی ہے۔ مسٹر گارلینڈ ہاپکنس نے کہا کہ دوسرے باہروں اور خود انہوں [illegible] وزارت خارجہ سے [illegible] تک فلسطین کو تقسیم [illegible] کرنے کی ہدایت کی تھی۔ مصر کے بعد وہ شام لبنان اور شرق اردن جا کر پناہ گزینوں کے مسائل کا مطالعہ کریں گے۔ وہ غزہ پہلے ہی ہو آئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جب تک عرب ان دو سوالوں کا جواب نہیں دیں گے۔ پناہ گزینوں کا مسئلہ حل نہ ہو سکے گا۔

(۱) کیا ان کا خیال ہے کہ اسرائیلی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اور وہ قائم رہ کر رہے گی۔ اور (۲) کیا عرب پناہ گزینوں کو فلسطین کے عرب علاقہ میں آباد کرنا مناسب ہوگا یا ہمسایہ عرب ممالک میں اگر پہلے سوال کا جواب اثبات میں ہو۔ تو بہترین طریقہ پناہ گزینوں کو عرب ہمسایہ ممالک میں آباد کرنا ہے۔ یہ آبادکاری کے ایک طویل پروگرام کی ابتدا ہوگی۔ جیسے بین الاقوامی انجمنیں امداد دیں گی۔ پناہ گزینوں میں کیمونزم پھیلنے کے سوال پر مسٹر گارلینڈ ہاپکنس نے کہا۔ کہ میں نے اپنے دورہ میں کیمونزم کی موجودگی کا کوئی واضح ثبوت نہیں پایا۔ مزید کہا پناہ گزین کیمونزم کی ترقی کے لئے زرخیز زمین تصور کئے جاتے ہیں۔

ناجائز برآمد کو روکنے کی کوشش

بغداد [illegible] ۱۶ مئی حکومت بہاولپور نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کو اناج اور دوسری ضروری اشیا کی ناجائز برآمد کو روکنے کے لئے حکومت بہاولپور نے فوڈ کنٹرول ایکٹ میں ترمیم کر دی ہے۔ آئندہ سے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کا ذخیرہ۔ جانور اور ذریعہ مواصلت ہی نہ صرف ضبط کر لیا جائے گا بلکہ ان کو سات سال قید اور جرمانے کی سزا بھی دی جا سکے گی۔ (استار)

عالمی انجیل

لنڈن ۱۷ مئی۔ لنڈن میں عالمی انجیل کا ایک جیبی ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔ اس میں ۸ بڑے مذاہب کی کتابوں کے انتخابات شامل کئے گئے ہیں۔ وہ مذہب اسلام۔ مسیحیت۔ بدھ مت کنفوشس کا مذہب۔ ہندومت۔ یہودیت۔ زرتشتی اور ماؤزی ہیں (استار)

ترقی پسند مصنفین اسلام کے دشمن ہیں

ایک مقامی کالج کے چار پروفیسروں کا متفقہ بیان

لاہور ۱۷ مئی۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور کے چار پروفیسروں نے مشترکہ طور پر مندرجہ ذیل بیان دیا ہے اخبارات میں ترقی پسند مصنفین کی یہ وضاحت پڑھ کر کہ انہوں نے اپنی مجالس میں بانیٔ اسلام اور دیگر اسلامی شعار کے متعلق کوئی توہین آمیز رویہ اختیار نہیں کیا ہمیں سخت حیرت ہوئی۔ کیونکہ ہم یہ بات ذاتی مشاہدے کی بنا پر جانتے ہیں کہ ہمیں متعدد بار ان کی مجالس میں شمولیت کا موقعہ ملا ہے کہ ان کی مجالس میں اسلامی نظام اکابرین اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمسخر اور استہزا سے کام لیا جاتا ہے اور ایسے مقالے پڑھے جاتے ہیں جن میں نہایت ہی دل آزارانہ اور ہتک آمیز رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہم نے کئی دفعہ ان کے اس رویہ کے خلاف صدائے احتجاج ان کی مجالس میں بلند کی جس کو انہوں نے بری طرح دبانے کے علاوہ صدائے احتجاج بلند کرنے والوں کو بھی بری طرح ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ان کی مجالس کی بعض روئدادوں میں ایسے احباب کے متعلق (جنہوں نے ایسی صدائے احتجاج بلند کی) نہایت تحقیر آمیز الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ روئدادیں بعض مقامی رسائل میں بھی شائع ہوئی ہیں۔ ایسی صدائے احتجاج کے جواب میں اراکین انجمن ترقی پسند مصنفین کی طرف سے کھلی مجالس میں اکثر یہ اعلان کیا جاتا رہا ہے کہ یہ مجلس مذہب اور مذہب پر مبنی تمام عقائد کا قلع قمع کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس لئے ایسی باتوں پر صدائے احتجاج قبول نہیں کیا جا سکتا۔ خود طفیل احمد خاں نے (جو انجمن ترقی پسند مصنفین کے ایک سرکردہ رکن ہیں) ایک مجلس کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے علانیہ طور پر کہا کہ "اسلام ایک مردہ طاقت ہے"

یہ تمام باتیں واضح کرتی ہیں کہ ترقی پسند مصنفین اسلام کے دشمن ہیں اور اسلام کو بیخ وبن سے اکھاڑنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ لہذا ان لوگوں کا یہ دعوٰے کہ ہم اسلام۔ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی معتقدات سے تمسخر اور استہزا سے پیش نہیں آتے بالبداہت غلط ہے۔

پروفیسر بشارت الرحمن ایم۔ اے

" محمد علی ایم۔ اے

" فیض الرحمن فیضی ایم۔ اے

" سلطان محمود شاہد ایم۔ ایس۔ سی

میاں محمد شفیع بحال کر دیئے گئے

لاہور ۱۷ مئی۔ پاکستان ٹائمز کے چیف رپورٹر میاں محمد شفیع کو آج اپنے عہدے پر بحال کر دیا گیا اور اس طرح صحافیوں کی یونین کو ڈائرکٹ ایکشن کی جدوجہد نہ کرنا پڑی۔

آج صبح یونین کے ایک پیغامبر نے مسٹر فیض احمد فیض کو یونین کی مجلس عاملہ کے فیصلوں سے اطلاع دی جو یہ تھے۔

ا۔ یونین کو میاں محمد شفیع کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لینے کا پورا حق حاصل ہے۔ (۲) یونین کو یقین ہے کہ ان پر جو الزام عائد کئے گئے ہیں۔ ان میں کوئی صداقت نہیں۔ لہذا یونین میاں صاحب کی فوری بحالی کا مطالبہ کرتی ہے۔

واضح رہے ہفتے کی صبح کو یونین کا ایک وفد مسٹر فیض سے ملا تھا۔ مسٹر فیض نے جو ابا مجلس عاملہ کے روبرو اپنا کیس پیش کرنے کی اجازت چاہی جو دے دی گئی۔ ان کی بات چیت کے بعد مذکورہ بالا قرارداد پاس کی گئی مسٹر فیض نے جس کے پہنچنے پر یونین کے اجلاس عام کا التوا چاہا لیکن مجلس عاملہ نے اسے مسترد کر دیا۔ یہ التوا کی تحریک فیض صاحب کی طرف سے مظہر صاحب نے اجلاس عام میں بھی پیش کی لیکن وہ ۲۸ ووٹ سے ۲ ووٹوں سے گر گئی۔ یونین نے اس قرارداد پر غور کے لئے صرف تین دن کی مہلت دی۔ اس کے بعد خفیہ بیلٹ کے ذریعے ارادہ کر ڈائرکٹ ایکشن کی تجویز تھی۔ لیکن ڈائرکٹ ایکشن سے پہلے پہلے ہی مسٹر فیض نے میاں صاحب کی بحالی کے احکام جاری کر دیئے

واضح رہے کہ میاں محمد شفیع پاکستان کے پرانے صحافی اور پاکستان کے اولین داعیوں میں سے ہیں۔ اسی پاکستان ٹائمز کے لئے آپ پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت قید بھی کاٹ چکے ہیں۔ آپ اس سے پہلے ہفت روزہ "ٹیو ٹائمز" سول اور ڈان میں کام کر چکے ہیں۔ اس وقت آپ صحافیوں کی یونین کے جنرل سیکرٹری ہیں اور اخبار نویسوں میں بے حد مقبول ہیں۔

(سٹاف رپورٹر)

پانچ سیر سے زائد چینی رکھنے پر پابندی

لاہور ۱۷ مئی۔ حکومت مغربی پنجاب نے پانچ سیر سے زائد چینی (مصری کوزہ) بتاشہ اور بورہ جات اپنے قبضہ میں رکھنے اور جمع کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ غیر راشن شدہ حلقہ جات میں دودھ دہی جات۔ حلوائی۔ کیک بنانے والے اور دیگر بڑی مقدار میں خرچ کرنے والے لوگ بیک وقت صرف تین ماہ کا کوٹہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ ۲

۳۔ یہ پابندی راشن شدہ حلقوں میں راشننگ کنٹرولر اور غیر راشن شدہ حلقوں میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے جاری کردہ پرمٹوں پر عائد نہیں ہوگی۔